

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں اپنی ایک مشکل کا حل چاہتی ہوں۔ میں چوبیس برس کی ایک نوجوان لڑکی ہوں۔ میرے ساتھ شاکی کا خواہش مند ایک نوجوان آیا جس نے اپنی یونیورسٹی کی تعلیم مکمل کر لی ہے اور ایک دینی گھرانے سے اس کا تعلق ہے ، میرے والد نے اس رشتہ پر رضامندی کا اظہار کر دیا ہے اور مجھ سے مجلس میں آنے کے لئے کہا تاکہ میں اس نوجوان کو دیکھ لوں تو میں نے اسے دیکھا اور اس نے مجھے۔ میں نے اسے پسند کیا اور اس نے مجھے، کیونکہ ہمارے دین حنیف نے اس موقع پر ایک دوسرے کو دیکھنے کی اجازت دی ہے لیکن جب میری والدہ کو یہ معلوم ہوا کہ اس نوجوان کا ایک دینی گھرانے سے تعلق ہے تو اس نے اس نوجوان اور میرے والد کی رائے کے برعکس دنیا کو ترجیح دی اور قسم کھا کر کہا کہ یہ رشتہ کسی صورت بھی نہیں ہو سکتا میرے والد نے بہت کوشش کی لیکن بے فائدہ۔۔۔۔۔ تو سوال یہ ہے کیا اس مسئلہ میں مجھے یہ حق حاصل ہے کہ میں شریعت سے مطالبہ کروں کہ وہ میرے اس مسئلہ میں مداخلت کرے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اگر امر واقعہ اسی طرح ہے جس طرح سائلہ نے ذکر کیا ہے تو اس کی والدہ کو اس سلسلہ میں اعتراض کا نہ صرف حق نہیں بلکہ اعتراض کرنا حرام ہے اور اسے لڑکی! اس سلسلہ میں تیرے لئے اپنی والدہ کی اطاعت بھی لازم نہیں ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ ”اطاعت تو صرف نکلی میں ہے“ اور یہ نکلی نہیں یہ رشتہ طلب کرنے والے کفو کو مسترد کر دیا جائے بلکہ نبی کریم ﷺ کا تو یہ ارشاد ہے کہ ”جب تم میں سے کوئی ایسا شخص رشتہ طلب کرے جس کا دین و اخلاق تمہیں پسند ہو تو اسے رشتہ دے دو، ورنہ زمین میں فتنہ اور بڑا فساد رونما ہو جائے گا“ اور اگر بوقت ضرورت اس مسئلہ کے لئے عدالت میں جانا پڑے تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں۔
 حدیث امام عینی والنداء علیہ السلام بالصواب

مقالات و فتاویٰ

ص 339

محدث فتویٰ